السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بسوں، ٹرینوں پر سفر کے دوران دیکھا جاتا ہے کہ جوان لڑکیاں مانگتی ہیں، کچھ لوگ انہیں ضرورت مند خیال کر کے ان کا تعاون کر دیتے ہیں، کیا ایسی پیشہ ور لڑکیوں کا تعاون کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بھیک مانگنا اور اسے پیشہ بنا لینا انتہائی ناپسندیدہ کردار ہے، اس سلسلہ میں متعدد احادیث مروی ہیں، چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگ گداگری اور بھیک مانگنے کو پیشہ بنا لیتے ہیں وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئیں گے کہ ان کے چہروں پر گوشت نہیں ہو گا۔ ''[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مال کو بڑھانے کی غرض سے لوگوں کے سامنے دست سوال پھیلاتا ہے وہ اپنے لیے انگاروں کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں مانگتا، اب اس کی مرضی ہے کہ چاہے انہیں کم کرے یا زیادہ۔ ''[2]

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مانگنا ایک زخم ہے جس سے انسان اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے البتہ ایسا شخص جو کسی مجبوری کی وجہ سے سوال کرے یا سربراہ مملکت سے مانگے تو اس کے لیے چنداں حرج نہیں ہے۔ [3]

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا جنگل سے اپنی پشت پر اٹھا کر لائے پھر اسے بازار میں فروخت کر دے، اس طرح ا تعالیٰ اس کے ذریعے مانگنے سے روک دے تو یہ اس کے لیے کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے، وہ اسے دیں یا نہ دیں۔ [4]

ان احادیث سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گداگری کس قدر گھناؤنا جرم ہے، پھر جوان لڑکیاں اس پیشہ کو جب اختیار کرتی ہیں تو پس پردہ بہت سے جرائم چھپے ہوتے ہیں، اس کی آڑ میں قحبہ گری کا راستہ ہموار کیا جاتا ہے، اس بنا پر ہم کہتے ہیں کہ بسوں اور ٹرینوں میں مانگنے والی بے پردہ لڑکیوں کے ساتھ ہرگز تعاون نہ کیا جائے، ان کے ساتھ تعاون کرنا گویا ظلم و زیادتی کے کاموں میں تعاون کرنا ہے جس سے قرآن نے ہمیں منع کیا ہے۔ (وا اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الزکوٰۃ: ۱۴۷۴۔

[2] صحیح مسلم، الزکوٰۃ: ۱۰۴۱۔

[3] 1ابوداود، الزکوٰۃ: ۱۶۳۹۔

[4] صحیح بخاری، الزکوٰۃ: ۱۴۷۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 198

محدث فتویٰ